موجودہ حالات میں اپنے فرائض کو پہچانو

از
سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

موجودہ حالات میں اپنے فرائض کو پہچانو

(خلاصہ خطاب فرمودہ 26 اگست 1953ء بمقام کراچی)

''سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26 اگست کو صبح لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں احمدی خواتین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں حالات کے مطابق اپنی زندگیوں میں تبدیلی پیدا کرنے اور اپنے فرائض کو پہچاننے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ آجکل سوسائٹی میں ظاہری طور پر عورتوں کا اثر بڑھ گیا ہے۔ انہیں تلقین کی کہ وہ اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنے اپنے حلقے میں دوسری خواتین کے ساتھ تعلقات بڑھا کر ان غلط فہمیوں کو دور کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں کہ جو احمدیت کے خلاف بکثرت پھیلی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر احمدی خواتین نے اس امر کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا تو اس کا نہایت خوشگوار اثر ظاہر ہو گا۔

دوران تقریر حضور نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ ہمارے خلاف غلط فہمیاں پھیلتی کیوں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دینی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ حقیقی اسلام کے پیش ہونے سے ان مخالف مولویوں پر اس کا کیا اثر پڑا جنہوں نے دین پر اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی تھی اور معمولی معمولی مسائل میں اختلافات کے نت نئے پہلو نکال کر مسلمانوں کے مختلف گروہوں کو مجبور کر رکھا تھا کہ وہ ان کے ساتھ چمٹے رہیں۔ مثال کے طور پر مسلمانوں میں یہ عقیدہ پھیلا ہوا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آکر تمام کافروں کو تہہ تیغ کر دیں گے اور دنیا کے خزانے

مسلمانوں میں بانٹ دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہہ کر کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اب جو کچھ کرنا ہو گا خود مسلمانوں ہی کو کرنا ہو گا، ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اسی طرح رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ کے جھگڑے عبث ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف حالات اور مختلف مزاجوں کے لحاظ سے مسائل سمجھانے میں مختلف طریق اختیار فرمائے تھے۔ تمہیں جس میں آسانی ہو اسی طریق پر عمل کرو۔ لوگوں کو ایسے مولویوں کی محتاجی سے نجات دلا دی۔

پھر مسلمانوں میں اس بات پر اختلاف چلا آرہا تھا کہ قرآن مجید کی کتنی آیات منسوخ ہیں۔ مختلف لوگ پانچ سے لے کے سات سو آیات تک مختلف تعداد کے قائل تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اعلان کر دیا کہ قرآن کا ایک شوشہ بھی منسوخ نہیں ہے۔ یہ سارے کا سارا قابلِ عمل ہے اور اس طرح لوگ دین کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں مولویوں کی غلامی سے آزاد ہو گئے۔ ایسی صورت میں ان مولویوں کا سیخ پا ہونا لازمی تھا کیونکہ اسی طرح ان کی اجارہ داری ختم ہوتی تھی۔ انہیں اس کے سوا اور کوئی راہ نہ سوجھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلا کر لوگوں کو بدظن کر دیا جائے۔ چنانچہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے تعلقات کو وسیع کریں، اپنے اپنے حلقہ میں میل جول بڑھائیں۔ ہمارے ملنے جلنے سے ہی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی کیونکہ ہم سے مل کر دوسروں کو معلوم ہو گا کہ ہم تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی اُمت ہیں۔ ہمارا کلمہ، ہماری نماز، ہمارا روزہ، ہمارا حج، ہماری زکوٰۃ سب وہی ہے اور مولوی صاحبان جو کہتے ہیں وہ درست نہیں ہے لیکن اگر یہ غلط فہمیاں اسی طرح پھیلی رہیں تو اس سے ہماری مشکلات میں بے حد اضافہ ہو جائے گا۔ پس احمدی خواتین کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے اور دوسری خواتین سے میل جول بڑھا کر یہ غلط فہمیاں دور کرنی چاہئیں۔"

(روزنامہ المصلح 27 اگست 1953ء)